بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِأَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً ۔

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾(آل عمران:102)

﴿يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾(النساء:1)

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾(الاحزاب:70-71)

أَمَّا بَعْدُ:

"فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍصلى الله عليه وآله وسلم، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ"۔ثُمَ أَمَّا بَعْدُ:

119: روزے کے بعض اہم پیغام

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾(البقرة:183)

اور صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے، نبی رحمت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا "مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِوَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ"۔

آج کے خطبے کا موضوع ہے روزے کے بعض اہم پیغام۔ اللہ تعالیٰ نے روزے کو صرف اس لیے مشروع نہیں کیا صرف اس لیے فرض نہیں کیا کہ پورے سال میں صرف ایک مہینہ روزہ رکھنا ہے اور اس روزے کا اثر صرف ایک مہینے تک رہنا ہے، یہ ہر گز اللہ تعالیٰ کی حکمت نہیں ہے اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہے۔ ہم روزہ تو ایک مہینے میں رکھتے ہیں پورے سال میں سے لیکن اس روزے کا اثر پوری زندگی میں ہونا چاہیے اور اس ایک روزے میں اللہ تعالیٰ نے مختلف پیغام رکھے ہیں جس نے یہ جان لیا اس نے یہ جان لیا اور جس نے نہیں جانا اس نے نہیں جانا تو میں اس تھوڑے وقت میں جو زیادہ اہم پیغام ہیں ان کو بیان کرتا ہوں:

1۔توحید کا پیغام۔روزہ کس نے فرض کیا ہے؟اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اور روزہ عبادت ہے جس نے فرض کیا ہے اسی کے لیے ہم روزہ رکھتے ہیں کسی اور کے لیے نہیں رکھتے ہم اسے کہتے ہیں توحید العبادۃ(عبادت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کرنا)۔

ہم ذرا اپنی زندگی میں غور کریں کہ وہ کون کون سی عبادات ہیں روزے کے علاوہ اور کیا ہم ان ساری کی ساری عبادات کو صرف صرف اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کرتے ہیں یا بعض عبادات کسی اور کے لیے بھی صرف کرتے ہیں؟ہر مسلمان دیکھے اپنے آپ کو کہ اگر روزہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کیوں کہ روزہ عبادت ہے اور نماز صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کیوں کہ نماز عبادت ہے ،حج اور عمرہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کیوں کہ یہ سب عبادات ہیں تو دعا بھی تو عبادت ہے، پکار بھی تو عبادت ہے، نذر و نیاز بھی تو عبادت ہے، قربانی بھی تو عبادت ہے۔ یہاں پر بعض مسلمان یہ فرق کیوں رکھتے ہیں کہ روزہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے رکھنا ہے لیکن قربانی اللہ تعالیٰ کے لیے بھی کرنی ہے کسی اور کے لیے بھی کرنی ہے؟نذر و نیاز اللہ تعالیٰ کے لیے بھی کرنی ہے، صدقات و خیرات اللہ تعالیٰ کے نام پر بھی ہیں اور سبیلیں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر بھی چلتی ہیں۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہوں گے کہ صرف رافضی (شیعہ) شرک کرتے ہیں اہل سنت میں سے کوئی بھی نہیں کرتا۔ یہ غلط فہمی ہے، ایک مرتبہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پاکستان میں ایک بڑھیا تھی اس نے جمعرات کے دن کا روزہ رکھا ہوا تھا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ ہمارے ملک میں بہت کم لوگ روزے کا اہتمام کرتے ہیں جو نفل روزے ہوتے ہیں لیکن پھر میں نے دیکھا کہ ظہر کے بعد وہ ہمارے ساتھ کھانا کھا رہی ہے! صبح روزہ تھا اب ظہر کے بعد کھانا کھا رہی ہے۔ میں پوچھا کہ روزہ تھا آپ کا؟ کہتی ہے کہ جی ہاں! میں نے آدھے دن کا روزہ رکھا علی مشکل کشا کے لیے۔

کتنی حیرت کی بات ہے! اور واللہ! وہ عورت رافضی (شیعہ) نہیں تھی اہل سنت سے اس کا تعلق تھا لیکن جہالت کی دلدل میں ہمارا معاشرہ اتنا غرق ہو چکا ہے ان کو پتہ ہی نہیں کہ روزہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے روزہ عبادت ہے کسی اور ذات کے لیے اس عبادت کو صرف کرنا چاہے ایک منٹ کے لیے کیوں نہ ہو یہ شرک فی العبادۃ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾
(الانعام:162)

(ان کو کہہ دیجیے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ﴿صَلَاتِيْ﴾ (میری دعا، پکار اور میری نماز)۔ کیوں کہ صلاۃ عربی زبان میں دعا کو بھی کہا جاتا ہے تو میری دعا، میری پکار اور میری نماز۔ ﴿وَنُسُكِيْ﴾ نسک قربانی کو کہتے ہیں اور عام لفظوں میں عبادت کو بھی کہتے

ہیں، میری دعا، میری پکار، میری نماز، میری قربانی، میری ساری کی ساری عبادات صرف ایک ذات کے لیے ہیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، میرا جینا میرا مرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ جس نے کلمہ پڑھا ہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ" تو اس کو چاہیے کہ اس کلمہ کی لاج رکھتے ہوئے توحید کو سمجھے اور جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ اللہ تعالیٰ کو دے دے اور جو مخلوق کا حق ہے وہ مخلوق کو دے دے دونوں کو برابر کرنا شرک ہے کسی بھی صورت میں، اللہ تعالیٰ کا حق مخلوق کو دینا شرک ہے۔

2۔ دوسرا پیغام ہے اخلاص کا پیغام۔ صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں، حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ" (سوائے روزے کے میرا بندہ میرے لیے روزہ رکھتا ہے اور اس کی جزا بھی میں دوں گا)۔ خالصتاً صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور جزا بھی صرف اسے ملے گی جو صرف خالصتاً روزہ اللہ تعالیٰ کے لیے رکھتا ہے۔

دوسری روایت میں صحیح بخاری اور مسلم کی روایت میں "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" (جس نے رمضان کا روزہ رکھا) "إِيمَانًا" یقین کے ساتھ "وَاحْتِسَابًا" خلوص نیت کے ساتھ، اس کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے)۔

تو سبق ہے اخلاص نیت کا صرف روزے میں نہیں بلکہ ساری کی ساری عبادات میں اور ہر عبادت کی عام شرطیں دو ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص۔

2۔ پیارے پیغمبر ﷺ کی اتباع۔

اگر ان دونوں میں ایک شرط کم ہو جائے تو پھر عبادت عبادت نہیں رہتی اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ عبادت عبادت نہیں ہے اللہ تعالیٰ ایسی عبادت کو قبول کرتا ہی نہیں ہے۔

3۔ تیسرا پیغام ہے روزے کا تقویٰ کا پیغام۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾۔ روزہ کیوں لکھ دیا گیا کیوں فرض کر دیا گیا؟ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ)۔

تقویٰ کیا ہے؟ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تقویٰ چار چیزوں کا مجموعہ ہے "الخوف من الجليل والعمل بالتنزيل والرضا بالقليل والاستعداد ليوم الرحيل"۔ "الخوف من الجليل" (اللہ تعالیٰ سے ڈرنا)۔ یہ پہلی بنیادی بات ہے تقویٰ کی جو اللہ تعالیٰ نے نہیں ڈرتا وہ متقی نہیں ہو سکتا کبھی۔ "والعمل بالتنزيل" (اور قرآن اور صحیح حدیث پر عمل کرنا)۔ اللہ تعالیٰ کی وحی پر عمل کرنا اور وحی جیسے پہلے بیان کیا تھا کہ قرآن مجید اور صحیح حدیث ہے۔ "والرضا بالقليل" (اور قناعت کرنا)۔ تھوڑی سی چیز پر

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور اپنی زندگی کو اسی تھوڑی چیز کے مطابق ہی گزارنا۔" والاستعداد لیوم الرحیل "(اور موت کے لیے آخرت کے لیے تیار رہنا، موت کی تیاری کرنا)۔

یہ تقویٰ کی حقیقت ہے، روزے سے یہ بندہ متقی بن جاتا ہے اور جب تقویٰ اس کے دل میں جگہ کر جاتا ہے تو پھر اس کا دل روزہ رکھ لیتا ہے یہی مقصد ہے روزے کا۔ صرف جسم کا روزہ نہیں ہے ہم روزہ رکھتے ہیں کہ صرف پیٹ کا روزہ ہے ہمارا یا شرم گاہ کا روزہ ہے، یہ عام روزہ ہے جو ہم رکھتے ہیں رمضان میں۔ جب تقویٰ دل میں جگہ کر لیتا ہے تو اس کا اثر پورے بدن پر ہو جاتا ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں (جسم میں ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو سارے کا سارا جسم درست ہو جائے اور اگر وہ فاسد ہو جائے تو پورے کا پورا جسم فاسد ہو جاتا ہے اور وہ ہے دل)۔

جب دل روزہ رکھنا شروع کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے محرمات سے تو پھر زبان کا بھی روزہ ہو جاتا ہے ہر محرم بات سے۔ شرکیہ اقوال، بدعی اقوال، غیبت چغل خوری، گالی گلوچ دینا مسلمان کے منہ سے آپ نہیں سنیں گے۔ کیوں؟ کیوں کہ اس کی زبان کا روزہ ہے۔ زبان کا روزہ کیوں ہے؟ کیوں کے اس کے دل کا روزہ ہے متقی بن گیا ہے وہ۔ اس کے کان کا روزہ محرم چیز وہ سن نہیں سکتا، اس کی آنکھ کا روزہ حرام چیز وہ دیکھ نہیں سکتا، اس کے ہاتھ کا روزہ وہ کسی پر ظلم نہیں کر سکتا، اس کے پاؤں کا روزہ وہ حرام چیز کی طرف چل کر نہیں جا سکتا، یہ نشانی ہے متقی و پرہیز گار کی۔ تو جب تک مسلمان کا دل پاک نہیں ہوتا، جب تک مسلمان کا دل متقی نہیں ہوتا اس تقویٰ کو آپ اس مسلمان کے اندر نہیں دیکھ سکتے۔

4۔ چوتھا پیغام ہے اتباع سنت کا پیغام یا دوسرے لفظوں میں سنت اور بدعت میں تمیز رکھنے کا پیغام۔ ہم روزہ رکھتے ہیں رمضان میں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس کی دلیل ہے کہ روزہ رکھنا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں حکم نہ دیتا تو ہم کبھی روزہ نہ رکھتے۔

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ (تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں یہ آیت دلیل ہے کہ ہم روزہ رکھتے ہیں روزہ عبادت ہے اور اگر یہ دلیل نہ ہوتی تو آج کوئی بھی مسلمان روزہ نہ رکھتا۔ ہم ذرا غور کریں اپنی زندگی میں کہ وہ کون کون سے اعمال ہیں جو ہم کرتے ہیں بغیر دلیل کے اور دلیل قرآن مجید کی آیت یا صحیح حدیث ہوتی ہے یہی بنیاد ہے ہمارے دین کی۔ جس عمل کی دلیل ہے اسے اپنا لو اسی پر عمل کرو اور جس کی دلیل نہیں ہے اسے چھوڑ دو اسے بدعت کہتے ہیں۔

بدعت کیا ہے؟

دین میں نئی چیز ایجاد کرنا بغیر دلیل کے۔ صحیح بخاری، مسلم میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" (جس نے ہمارے اس معاملے میں (دین میں) کوئی بھی نئی بات ایجاد کی یا نئی چیز ایجاد کی جس کی کوئی دلیل نہیں ہے تو وہ شخص بھی مردود ہے اس کا وہ عمل بھی مردود ہے)۔

جشن میلاد النبی ﷺ لوگ مناتے ہیں اس لیے مناتے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائیں اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کے مستحق ہو جائیں تاکہ قیامت کے دن ان کے نامہ اعمال میں یہ نیکی لکھی جائے یہ عمل لکھا جائے اور اس کا بدلہ انہیں قیامت کے دن مل جائے۔

اگر ہم ذرا غور کریں کیا جشن میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کرنے کی کوئی دلیل ہے کہیں قرآن مجید میں ذکر ہے؟ کسی حدیث میں ذکر ہے؟ بالکل ذکر نہیں ہے بلکہ اس سے زیادہ یہ دیکھیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی ثابت نہیں ہے، تابعین سے بھی ثابت نہیں ہے، تبع التابعین سے بھی ثابت نہیں ہے، پہلی تین صدیوں میں بالکل ثابت نہیں ہے۔ چوتھی صدی میں عبیدی رافضیوں نے اسے ایجاد کیا ہے اور آج بعض مسلمانوں کا یہ دین بن چکا ہے پیارے پیغمبر ﷺ کی محبت کی نشانی جشن میلاد النبی ﷺ ہے اور جو نہیں کرتے وہ گستاخ رسول ﷺ ہیں۔ معاذ اللہ۔

کیا سنت پر عمل کرنے والے گستاخ رسول ﷺ ہیں؟ ہم روزہ رکھتے ہیں اس کی دلیل ہے، نماز پڑھتے ہیں اس کی دلیل ہے، عمرہ کرتے ہیں اس کی دلیل ہے، حج کرتے ہیں اس کی دلیل ہے، زکوٰۃ دیتے ہیں اس کی دلیل ہے، صدقات و خیرات دیتے ہیں اس کی دلیل ہے اور جس کی دلیل نہیں ہے وہ دین کبھی بن نہیں سکتا۔

5۔ قرآن مجید کی اہمیت اور عظمت کا سبق۔

﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ﴾ (القدر:1) قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں اتارا گیا۔ قرآن مجید جس کی زندگی میں آ گیا تو اس کو دنیا اور آخرت کی کامیابی مل گئی ہے اور جس کی زندگی میں قرآن اثر نہ کر سکے تو یاد رکھیں وہ دنیا میں بھی ناکام ہے اور آخرت میں بھی ناکام ہے۔

قرآن مجید کا اہتمام صرف حفظ اور تلاوت سے نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايَٰتِهِۦ وَلِيَتَذَكَّرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ (ص:29) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو صرف حفظ کرنے یا تلاوت کرنے کے لیے نہیں اتارا یہ حکمت نہیں ہے قرآن مجید کو اتارنے کی بلکہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے کہ قرآن مجید کی برکت صرف اس کے تدبر میں ہے تدبر کریں گے آپ عمل کر سکیں گے۔ تدبر کا مطلب ہے سمجھنا کہ جو آپ پڑھتے ہیں اس کو سمجھیں اور جو آپ نہیں سمجھ سکتے سوال

کریں علماء کے پاس جا کر اور پوچھیں اس آیت کا مطلب کیا ہے اس کا مفہوم کیا ہے؟ کون کون سے پیغام ہیں اس آیت میں؟ اپنی زندگی میں پریکٹکلی کیسے اس آیت پر میں عمل کروں؟ اور رمضان میں تو ویسے بھی ایمان کا درجہ بلند ہوتا ہے اگر رمضان میں آپ قرآن کو نہیں سمجھ سکتے تو پھر کب سمجھیں گے کب وقت ملے گا آپ کو؟

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھتے اس کا علم حاصل کرتے ان کو سمجھتے، ان پر عمل کرتے پھر اگلی دس پڑھتے۔ اس طریقے سے قرآن مجید ان کی زندگی میں اثر کر گیا اور جب قرآن مجید نے ان کی زندگی میں اثر کیا تو پوری دنیا میں اس کا اثر ہوا۔ چین سے یورپ تک **لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ** کا جھنڈا لہراتا تھا۔ آج ہم بھی مسلمان ہیں ہم بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو انہوں نے پڑھا ہے، ہم وہی قرآن پڑھتے ہیں جو انہوں نے پڑھا ہے اور دنیا میں تو دور کی بات ہے مسلمان کے اندر اثر نہیں ہے قرآن کا۔

ابھی وقت آ گیا ہے میرے بھائیو! آنکھیں کھولو امت جس دلدل میں آج غرق ہے اسے اس دلدل سے نکالو۔ کوئی اور نہیں نکالنے والا آئے گا یہ ہماری امت ہے ہم نے اسے نکالنا ہے۔ اپنے آپ کو درست کرو اپنے گھر والوں کو درست کرو اپنے آپ سے شروع تو کرو۔ پانچ فٹ کے اندر ہم اسلام کا نفاذ نہیں کر سکتے اور ہم پیچھے لگے ہیں کہ پوری دنیا میں اسلام کا نفاذ ہو یہ کہاں کا انصاف ہے؟!

"أقول ما تسمعون، وأستغفر الله العظيم الجليل لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم"

بِسْمِ اللهِ ، وَ اَلْحَمْدُ لله ، وَالْصَّلاَةُ وَالْسّلاَمُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه أَمَّا بَعْدُ:

6۔ چھٹا پیغام ہے ذلت اور انکساری کا سبق۔

انسان کا حقیقت اپنے ربّ کے سامنے محتاج ہے، ذلت ہے، انکساری ہے اور روزہ ہمیں یہی سبق سکھاتا ہے۔ بھوک اور پیاس کی شدت میں انسان ٹوٹ جاتا ہے اور خاص طور پر آپ دیکھیں مغرب سے پہلے افطاری سے پہلے اس بندے کی کیا حالت ہوتی ہے۔ تو روزہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ اپنے ربّ کے سامنے ٹوٹ جاؤ سر جھکا دو، جو بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے وہ اپنے سر پر رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا شروع کر دو۔ انا ہلاکت ہے اور انا "الف نون الف" سے لیا گیا ہے اور یہ تکبر کی انتہا ہے اور جس نے کہا "میں" "یعنی" "انا" "وہ ہلاک ہو گیا۔ راستے دو ہیں ایک شیطان کا راستہ ہے ایک رحمٰن کا راستہ ہے۔ شیطان کے راستے میں ابلیس کے راستے میں جو چلتا ہے وہی انا اور تکبر کرتا ہے اور جو رحمٰن کے راستے پر چلتا ہے وہ اپنا سر جھکا کر چلتا ہے۔

سب سے پہلے انا کا لفظ ابلیس نے استعمال کیا تھا: ﴿خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ﴾ (ص:76)((مجھے حکم دیتے ہو کہ میں آدم کو سجدہ کروں''میں ''ہر گز نہیں) مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا) تکبر ہے یہ اللہ تعالیٰ کا بالکل پسند نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت بھیجی ﴿اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ﴾(ص:78)(تا قیامت)۔ ملعون ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے۔ پھر اسی راستے پر نمرود چلتا ہوا نظر آیا نمرود نے کہا: ﴿اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ﴾(البقرۃ:258)(میں زندگی بھی دیتا ہوں اور موت بھی دیتا ہوں) اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔

پھر اسی راستے پر فرعون چلا اور فرعون نے کہا: ﴿اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی﴾(النازعات:24) (میں ہی تمہارا سب سے بڑا ربّ ہوں) اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہلاک کر دیا۔ آپ اگر دوسری طرف دیکھیں رحمٰن کے راستے پر چلنے والے اللہ تعالیٰ کے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام اور ان کے متبعین ان کے جانشین۔

ابلیس نے کہا''میں ''اور سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا سر جھکاتے ہوئے یہ عرض کی اللہ تعالیٰ سے: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾(الاعراف:23)(اے ہمارے ربّ! اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے نفس کے اوپر ظلم کیا اگر تو اپنے رحم و کرم سے ہماری بخشش نہیں کرتا ﴿لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہوں گے)

سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام: نمرود نے کہا میں زندگی اور موت دیتا ہوں سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اللہ تعالیٰ کے نبی اولوالعزم من الرسلا بو الانبیاء امام الموحدین عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام، آگ میں پھینکا گیا راستے میں یہ نہیں کہا کہ میرے پاس کن فیکون ہے میں ابھی اشارہ کروں گا تو یہ آگ ٹھنڈی ہو جائے گی، ہر گز نہیں۔ یہ نہیں کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں میں سب کچھ کر سکتا ہوں، ہر گز نہیں بلکہ اپنے ربّ کے سامنے اور ٹوٹ گئے:

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ﴾(آل عمران:173) چھوٹی سی دعا ہے اور ایسے موقعوں پر صرف انہیں توفیق ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جن پر رحم کرے جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہو۔ موت سامنے ہے اس وقت کچھ یاد نہیں آتا یہ ایمان ہے زبان کام نہیں کرتی وہاں پر۔ موت کے سامنے مصیبت کے سامنے اچانک جب مصیبت آتی ہے تو وہاں پر زبان اور جسم کام نہیں کرتا جو دل کے اندر ہے وہی زبان پر ہوتا ہے اس وقت کہ (اللہ تعالیٰ ہی مجھے کافی ہے)۔ میں کافی نہیں ہوں اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے اللہ ہی مجھے نجات دلائے گا۔ اسی وقت آگ میں جانے سے پہلے: ﴿قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ﴾ (الانبیاء:69)

(اے آگ! ٹھنڈک اور سلامتی کے ساتھ میرے بندے کے لیے تیار ہو جا) جاتے ہی آگ میں رسیاں جل گئیں لیکن جسم کو تھوڑی سی تکلیف بھی نہ ہوئی، یہ انکساری ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے۔

تو یہ مسلمان سیکھے روزے سے یہ پیغام ہے روزے کا اپنے ربّ کے سامنے اپنے ربّ کے احکام کے سامنے اپنی قدر سمجھو کہ میں کون ہوں، مجھے پیدا کس نے کیا ہے، میرا کیا کمال ہے کہ آج میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں! کیا میں نے اپنے آپ کو پیدا کیا ہے؟ ﴿اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَیۡرِ شَیۡءٍ اَمۡ ہُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ﴾(الطور:35)(دنیا میں ایسے ہی آئے ہیں بغیر کسی کے پیدا کرنے کے یا کسی نے پیدا کیا ہے اور اگر پیدا کیا ہے تو کیا میں نے خود اپنے آپ کو پیدا کیا ہے؟)

جس نے پیدا کیا ہے اسی کا ہی حق ہے کہ وہ زندگی دے وہ موت دے، وہ عزت دے وہ ذلت دے، وہ آپ کو اٹھا کر آسمان کی طرف لے جائے یا زمین میں دھنسا دے، صرف اسی ذات کا حق ہے کسی اور کا حق نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کے پاس کن فیکون نہیں تھا تو پھر آج کے اولیاء کے پاس کہاں سے آ گیا؟ میرے بھائی! عقیدہ ہے سمجھو اس عقیدے کو۔

7۔ ساتواں پیغام ہے روزے کا دعا کی اہمیت۔ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں روزے کی آیات بیان کی ہیں تو درمیان میں دعا کی ذکر کیا ہے: ﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ﴾(البقرۃ:186)اور جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں میرے پیارے پیغمبر ﷺ! میں قریب ہوں۔ سب کے قریب ہوں صرف انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام اولیاء کے قریب نہیں ہوں ہر بندے کے قریب ہوں اور ہر اس بندے کی دعا کی استجابت کرتا ہوں جو مجھے پکارے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کو پکارے کسی اور کو نہیں پکارنا۔

﴿اِذَا دَعَانِ﴾ ﴿اِذَا﴾ شرطیہ ہے شرط ہے یہاں پر کہ مجھے پکارے گا تو میں سنوں گا کسی اور کو پکارے گا سنوں گا میں میں ہی سنوں گا لیکن اس بندے پر امتحان ہے کہ اس نے شرک کا ارتکاب کیا ہے اس کی سزا بھی میں دوں گا۔

جو لوگ بتوں کے سامنے اپنا ہاتھ جوڑ کر مانگتے ہیں بتوں سے یا گائے کے سامنے ہاتھ جوڑ کر مانگتے ہیں کیا بُت یا گائے اسے دیتی ہے؟ اس کی ضرورتیں یہ پتھر یہ جانور پوری کرتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہی سب کی ضروریات پوری کرتا ہے لیکن وہ بندہ آسان امتحان تھا اس کا، اپنی فطرت کے خلاف عمل کرتے ہوئے اس نے کسی اور ذات کو پکارا اور قیامت کے دن اس سے بدترین کوئی اور انسان نہ ہو گا مشرک کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔

صحیح الجامع میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین ایسے لوگ ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی:

1۔"الوالِدِ لِولدِہِ"(والد (باپ) اپنے بیٹے کے لیے)

2۔"الصَّائِمِ"(روزے دار)

3۔"المُسَافِرِ"(مسافر)

ان تینوں کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا۔ تو روزے میں قرآن مجید کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کہ اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہو۔ لیکن یہاں پر قریب کے لفظ سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، یہ پھر ایک اور عقیدے کا مسئلہ آگیا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ﴾ (میں قریب ہوں)۔

عربی زبان میں جو قریب کا لفظ ہے اس کے مختلف معنی ہیں۔ قریب وقت میں قریب ہو سکتا ہے، قریب جگہ میں قریب ہو سکتا ہے، قریب کا مطلب طاقت اور قدرت قرب کا مطلب جو ہے اور سیاق وسباق سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس آیت میں قریب کا مطلب کیا ہے۔

اب اس کی مثال دیکھیں:

﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ﴾(ق:16)(ہم اپنے بندے کے قریب ہیں اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب) اس قرب کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے، اتنا بندہ اپنے اوپر قادر نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے تو قرب کا یہ مطلب ہے یہاں پر۔

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (القمر:1) یہ وقت کی قربت ہے، لفظ ایک ہی ہے لیکن یہاں پر وقت قریب آگیا قیامت کا۔

﴿وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا﴾(مریم:52)(اور ہم نے قریب کیا اور اپنے بندے سے گفتگو کی) یہ جگہ کی قربت ہے۔

تو اس آیت کریمہ میں اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور زمین کے اوپر انسان کے قریب ہے کیوں کہ سیاق اور سباق سے قریب کا مطلب اس آیت میں استجابت دعا کہ میں سنتا بھی ہوں اپنے بندے کی اور اس کی ضرورت کو بھی پورا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا قرآن مجید میں۔

اگر کسی کو لغت کے اعتبار سے سمجھ نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظوں میں فرمایا ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی﴾ (طه:5) (اللہ تعالیٰ جو رحمٰن ہے وہ عرش پر مستوی ہے) عرش پوری کائنات میں سب سے عظیم اور سب سے بڑی مخلوق ہے اس سے بڑی کوئی مخلوق نہیں ہے اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے۔

صحیح مسلم کی روایت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کم سن جاریہ لونڈی سے (جاریہ کہتے ہیں جو دس سال سے کم عمر کی لونڈی ہو)"أَيْنَ اللَّهُ ؟"(اللہ تعالیٰ کہاں ہے ؟)۔اس لڑکی نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ کہا"فِي السَّمَاءِ"(اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے)۔میں کون ہوں ؟آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ ہیں۔نبی رحمت ﷺ نے فرمایا"أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ"(اسے آزاد کردو یہ مومن لڑکی ہے)۔

فطرت زندہ تھی اور فطرت کے مطابق اس کم سن لڑکی نے یہ جواب دیا۔آج آپ بڑے بڑے لوگوں سے یہ سوال پوچھیں بڑی داڑھی ہوگی سر پر بڑی پگڑی ہوگی، شلوار ٹخنے کے اوپر ہوگی، کسی مسجد کے شاید امام ہوں گے یا خطیب ہوں گے یہی سوال ان سے پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے ؟

پہلے تو لڑتے ہیں کہتے ہیں کہ پوچھتے کیوں ہو تم لوگ ؟

پھر جب جواب دیتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور دلیل ﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾۔

ایک آیت کو آپ نے لیا جو اس مفہوم میں ہے ہی نہیں اور باقی ساری کی ساری آیات چھوڑ دیں احادیث چھوڑ دیں اور قرب و معیت کے لفظ کو بھی نہیں سمجھا۔نہ عربی لغت نے آپ کا ساتھ دیا، نہ شرعی احکام نے آپ کا ساتھ دیا اور نہ عقل ہی آپ کا ساتھ دیتی ہے اور اسی سے یہ باطل عقیدے آئے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سوال کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ؟

یہ وحدت الوجود، وحدت الحلول کہاں سے یہ عقیدہ آیا ہے ؟

اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اللہ تعالیٰ ہر جگہ پر حل ہو چکا ہے، ہر چیز کے اندر اللہ نظر آتا ہے ! بعض لوگوں نے تو یوں کہا کہ " **لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ** "کا مطلب ہے(لا معبود إلا الله) مبتدئین کے لیے ہے۔وہ بے چارے ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں وہ جب"**لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ**"کا ورد کریں تو ان کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ (لا معبود إلا الله)۔جو متوسط طبقے پر آجاتے ہیں ورد کر کر کے اور وظیفے کر کر کے تو پھر وہ ذہن میں رکھیں(لا مقصود إلا الله)اور جب اور بلندی درجہ تک پہنچ جائیں جو ممتحین ہیں وہ یہ کہیں یہ سمجھیں(لا موجود إلا الله)۔

وحدت الوجود کی طرف، کلمہ توحید کو بھی وحدت الوجود کی طرف لے کر گئے ہیں جو اس دین کی بنیاد ہے۔"لا موجود إلا الله" یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز موجود نہیں جو بھی آپ کو کائنات میں نظر آتا ہے وہ اللہ ہے۔اور یہیں سے کفریہ عقائد آئے ہیں۔

توقرب کا مطلب میرے بھائی! قرآن مجید اور صحیح احادیث، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال، سلف الصالحین کے اقوال سے یہ ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔

عباد اللہ:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾(الاحزاب:56)

أللَّهم صل وسلم وبارك على نبيك محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

"وارض أللَّهم عن الخلفاء الراشدين، أبي بكر وعمر وعثمان وعلي، وعن الصحابة أجمعين، وعن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين"

"أللَّهم أعز الإسلام والمسلمين، وأذل الشرك والمشركين، ودمر أعداءك أعداء الدين ، أللَّهم آمنا في أوطاننا، وأصلح أئمتنا وولاة أمورنا، ولا تجعل ولايتنا الا فيمن خافك واتقاك واتبع رضاك يا أرحم الراحمين!أللَّهم انصر إخواننا المسلمين مستضعفين في كل مكان، أللَّهم انصر إخواننا المسلمين مستضعفين في كل مكان، اللهم انصر إخواننا المسلمين مستضعفين في كل مكان "

﴿رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾(البقرة:201)

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَٰسِرِينَ﴾(الاعراف:23)

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾(آل عمران:8)

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ (الفرقان:74)

عباد اللہ:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِى الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْىِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾(النحل:90)

"فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على النعم يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (119: روزے کے بعض اہم پیغام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio